بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

فتح مکہ کے بعد بعض مہمات اور غزوۂ تبوک کے تناظر میں سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10/ اکتوبر 2025ء (۱۰/ اخاء ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا: آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فتح مکّہ کے بعد، مدینہ واپس آنے کے بعد بھی آپؐ کو بعض مہمات پیش آئیں جن کا مَیں ذکر کروں گا۔

ایک ذکر ہے سریّہ قیس بن سَعْد بن عُبَادہ کا، یہ سن آٹھ ہجری میں ہوا۔ جب آنحضرتؐ جعرانہ سے مدینہ واپس آئے، تو آپؐ نے دعوتِ اسلام کے لیے مختلف علاقوں کی طرف لشکر روانہ کیے، چنانچہ مہاجر بن ابی اُمیّہؓ کو صنعا، کی طرف اور زیاد بن لبیدؓ کو حضر موت کی طرف روانہ فرمایا۔ اور ایک لشکر تیار کیا، جس کا امیر قیس بن سَعْدؓ کو مقرر فرمایا، آپؐ نے قیس بن سَعْدؓ کو چار سو آدمیوں کے ساتھ روانہ فرمایا تاکہ وہ یمن کے قبیلہ سَداء کو اسلام کی دعوت دیں۔ حضرت قیسؓ خزرج کے سردار حضرت سَعْد بن عُبَادہؓ کے بیٹے تھے، یہ بہت صائب الرّائے اور بہادر شہسوار سمجھے جاتے تھے۔ جُود و سخا میں بھی بہت مشہور تھے۔ آپؐ قناۃ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے کہ قبیلہ سَداء کے ایک شخص زیاد بن حارث کا اِدھر سے گزر ہوا، یہ کچھ عرصہ پہلے مسلمان ہو چکا تھا، جب اِس کو علم ہوا کہ یہ لشکر اُن کے قبیلے پر حملہ کرنے جا رہا ہے، تو وہاں سے سیدھا وہ رسولِ اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ آپؐ نے جو لشکر بھیجا ہے، وہ واپس بلوا لیں، مَیں اپنی قوم کی ضمانت دیتا ہوں اور اُس کے قبولِ اسلام کا بھی وعدہ کرتا ہوں۔ آپؐ نے اُس کی بات قبول کرتے ہوئے لشکر کو واپس بلوا لیا۔ اِس کے بعد جب اُنہوں نے آہستہ آہستہ تبلیغ کی، تو اُنہوں نے اسلام بھی قبول کر لیا، کیونکہ حملہ کرنا اور زبردستی مسلمان بنانا تو اسلام کی تعلیم کے بھی خلاف ہے اور آنحضرتؐ کے اپنے فعل اور سُنّت کے بھی خلاف ہے۔ آپؐ نے حضرت زیادؓ کو ہی اِن کا امیر مقرر کر دیا۔

سریّہ حضرت عُیَیْنَہ بن حِصْنؓ فَزاری، یہ سریّہ محرّم نو ہجری میں بنو تمیم کی طرف ہوا۔ اِس کا پس منظر یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت بِشْر بن سُفیانؓ کو بنو کعب کی طرف صدقات یعنی اموالِ زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھجوایا۔ حضرت بِشْرؓ کے حکم پر بنو خُزاعہ کا مال ہر طرف سے اُن کی طرف جمع ہونے لگا۔ بنو تمیم جو مسلمان نہیں تھے، اُنہیں یہ اموال بہت زیادہ لگے، تو وہ کہنے لگے کہ یہ کیوں ناحق ہمارے اموال لے رہا ہے؟ اور اپنی تلواریں نکال لیں۔ جھگڑے اور جنگ و جدال کی اِس کیفیت کو دیکھ کر حضرت بِشْرؓ بغیر کسی قسم کی وصولی کے خود ہی وہاں سے واپس چلے آئے اور نبی کریمؐ کو حالات سے آگاہ کیا۔ آپؐ نے حضرت عُیَیْنَہ بن حِصْنؓ کو پچاس عرب شہسواروں کے ہمراہ بنو تمیم کی طرف روانہ فرمایا۔ آپؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُس صحرا میں پہنچ گئے جہاں بنو تمیم فروکش تھے اور اپنے مویشی چرا رہے تھے۔ جب بنو تمیم نے اِس لشکر کو دیکھا، تو سب کچھ چھوڑ کر وہاں سے بھاگ گئے، اِن کے گیارہ مرد، گیارہ عورتیں اور تیس بچے قید ہوئے، جنہیں وہ مدینہ لے آئے، اور نبی کریمؐ کے حکم کے مطابق حضرت رملہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا کے گھر ٹھہرا دیا گیا۔

بعد میں بنو تمیم کے اسّی یا نوے سرکردہ افراد پر مشتمل ایک وفد آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس وفد میں اِن کے قبیلے کے بعض قادر الکلام شعراء اور خطیب بھی شامل تھے۔ وفد کے امیر نے کہا کہ اشعار اور خطاب میں ہم آپؐ سے مفاخرت چاہتے ہیں، یعنی تقریر اور شعر میں ہم سے مقابلہ کر لیں کہ کس قوم کا خطیب اور شاعر بلند پائے کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ شعر و بیان میں مفاخرت میری بعثت کا مقصد نہیں ہے، میرا مقصد تو اللہ تعالیٰ کی طرف لانا ہے۔ لیکن تمہاری آمد کی یہی غرض ہے، تو اپنے فن کا مظاہرہ کرو، ہم اِس کا جواب دے دیں گے۔ بعد مقابلہ اَقْرَع بن حَابِسْ جو اِس وفد کے ساتھ آئے تھے، اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کے سامنے بے ساختہ تبصرہ کیا کہ اِن کا خطیب ہمارے خطیب سے بڑھ کر ہے اور اِن کا شاعر ہمارے شاعر سے کہیں زیادہ بلند پائے کا ہے، یہ ہم سے بہت آگے ہیں۔ پھر جب لوگ فارغ ہو گئے، تو اُنہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ آنحضرتؐ نے بنو تمیم کے اسلام قبول کر لینے کے بعد اُن کے قیدی واپس لوٹا دیے اور سب کو انعام و اِکرام سے بھی نوازا۔

پھر سریّہ قُطبہ بن عامر ہے، جو صفر نو ہجری میں ہوا۔ آنحضرتؐ نے ایک روایت کے مطابق اُنہیں قبالہ جبکہ ایک روایت کے مطابق بِیْشَہ کے نواح میں بھیجا اور اُن کو یہ حکم دیا کہ ایک دَم سے اِن پر حملہ کریں۔ چنانچہ مسلمانوں نے ایک دَم اِن پر حملہ کر دیا، سخت جنگ ہوئی اور فریقین کثرت سے زخمی ہوئے اور مخالف قبیلے کے بہت سے لوگ مارے گئے اور حضرت قُطبہ مالِ غنیمت میں اونٹ، بکریاں اور عورتیں مدینے کی طرف لے کر آئے۔

پھر سریّہ ضِحاک بن سُفیان کِلابیؓ کا ذکر ہے۔ یہ ربیع الاوّل نو ہجری میں ہوا۔ آنحضرتؐ نے حضرت

ضِحاک بن سُفیان کلابیؓ کو قرُطاع کے مقام پر اُن کے اپنے قبیلہ بنوکلاب کی طرف بھیجا۔ اُنہوں نے اسلام کا پیغام پہنچایا، مگر قبیلے والوں نے انکار کر دیا اور نوبت لڑائی تک پہنچ گئی۔ اُنہوں نے اہلِ قرُطاع کو شکست دی اور مالِ غنیمت حاصل کیا۔

پھر سریّہ حضرت عَلقَمہ بن مُجزّزؓ بطرف جدّہ کا ذکر ہے، یہ سریّہ ربیع الثانی اور بعض روایات کے مطابق صفر، نو ۹ ہجری میں ہوا۔ آنحضرتؐ کو خبر ملی کہ اہلِ حبشہ میں سے کچھ جنگجو جدّہ کے ساحل پر اُترے ہیں جو بعض روایات کے مطابق وہ اہلِ مکّہ کے خلاف ڈاکہ زنی کرنا چاہتے تھے۔ آپؐ نے حضرت عَلقَمہؓ کو تین سو افراد کی کمان دے کر اِن کی طرف بھجوایا۔ اُن کو آپؓ کی آمد کا علم ہوا، تو وہ لوگ اپنی کشتیوں پر سوار ہو کر سمندر میں فرار ہو گئے۔ آپؓ نے ایک جزیرے تک اُن کا پیچھا کیا۔

حضورِ انور نے اِس مہم کے ایک قابلِ ذکر واقعہ کا فرمایا جس میں امیر لشکر کے آگ میں کُود جانے کا حکم دینے اور اس پر کچھ لوگوں کے کُودنے کو تیار ہو جانے اور بعض کے اعراض کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ جب اِس بات کا ذکر نبی کریمؐ سے کیا گیا، تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اگر وہ اِس میں داخل ہوتے، تو قیامت تک اِس میں سے نہ نکلتے، چونکہ اطاعت تو معروف بات میں ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اِس واقعے کو بیان کیا ہے کہ جو امور شریعت کے خلاف ہوں، اِن میں اطاعت نہیں ہوتی۔

پھر سریّہ حضرت علیؓ کا بھی ذکر آتا ہے، جو ربیع الثانی نو ہجری میں ہوا، رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو ڈیڑھ سو انصار کے ہمراہ، بنو طےّ کے بُت فُلس کو گرانے کے لیے روانہ فرمایا۔ آپؓ صبح کے وقت حملہ آور ہوئے اور اُن کے بُت فُلس کو منہدم کر دیا، بہت سارے قیدی اور مال مویشی قبضے میں کیے۔ مشہور سخی حاتم طائی کا یہ قبیلہ تھا اور قیدیوں میں اِس کی بیٹی سفانہ بھی شامل تھی، اُس کا بیٹا عدی جو قبیلے کا سردار تھا، وہ بھاگ گیا اور ملک شام کی طرف نکل گیا۔ آنحضرتؐ نے حاتم کی بیٹی سفانہ کو اس کے بار بار اصرار پر آزاد کر دیا۔ وہ آزادی کے فوراً بعد مسلمان بھی ہو گئی تھی۔ آپؐ کی اجازت سے وہ اپنے بھائی عدی کے پاس شام پہنچ گئی۔ اس نے اپنے بھائی کو جتنی جلدی ہو سکے آنحضرتؐ کے پاس مدینہ جانے پر آمادہ کیا۔ رسول اللہؐ نے عدی کے مذہب اور اور اِن کے ذاتی معاملات کے بارے میں بھی کچھ باتیں بیان کیں، جن میں سے بعض باتیں ایسی تھیں کہ سوائے عدی کے کسی کو معلوم نہیں تھیں۔ عدی کہتے ہیں کہ آپؐ کی خوش اخلاقی اور اِن تمام باتوں کو دیکھ کر مَیں مسلمان ہو گیا۔ حضرت علیؓ کی اِس مہم کے کچھ دیر بعد طےّ قبیلے کا وفد آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُنہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

پھر سریّہ عُکاشہ بن محِصَنؓ کا ذکر ہے، جو جناب کی طرف ربیع الثانی نو ہجری میں رونما ہوا۔ اِس سریّہ کی مزید تفصیلات زیادہ بیان نہیں ہوئیں۔ بس اتنا ہی ذکر ہے کہ یہ سریّہ ہوا تھا۔

حضور انور نے غزوۂ تبوک کے بارے میں بعض ابتدائی باتیں پیش فرمائیں، جو رجب نو ہجری بمطابق ستمبر ۶۳۰ عیسوی میں ہوا۔ یہ آنحضرتؐ کی حیاتِ مبارکہ کا آخری غزوہ تھا۔ تبوک نام کے چشمے پر ٹھہرنے کی وجہ سے اِس غزوے کو غزوۂ تبوک کہا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں غزوۂ تبوک کا ذکر ساعۃ العُسر یعنی تکلیف کی گھڑی کے نام سے کیا گیا ہے کیونکہ مسلمانوں کو اِس میں بہت دشواری اور تنگی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ غزوۂ تبوک کا بنیادی سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ فتح مکّہ، بنو ھوازن جیسے طاقتور ترین قبیلے کی عبرتناک شکست اور عرب کے اِرد گرد کے تمام قبائل پر مسلمانوں کو غلبہ ملنے سے یہود و نصاریٰ اور منافقین اپنی ہر کوشش کو ناکام ہوتے دیکھ کر ایک طرف اُس وقت کی سُپر پاور یعنی قیصرِ روم کو تیار کیا کہ وہ اپنی فوج بھیجے تاکہ مسلمانوں کا قلع قمع کیا جائے اور دوسری طرف منافقین نے مدینے میں یہ افواہیں اُڑانا شروع کر دیں کہ قیصرِ روم اپنے لشکر بھیج رہا ہے، جو مدینے میں محمد ﷺ سمیت تمام مسلمانوں کا قلع قمع کر دے گا۔ اِس طرح سے منافقین اور دوسرے مخالفین کی خواہش تھی کہ زیادہ ممکن ہے کہ آنحضرتؐ خود ہی لشکر کا مقابلہ کرنے کے لیے مدینہ سے شام کی طرف نکل جائیں گے اور دونوں صورتوں میں سفر کی مشکلات یا قیصرِ روم سے مقابلہ مسلمانوں اور آنحضرتؐ کی نعوذ باللہ! ہلاکت کو یقینی بنا دے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اِس کی اب مزید لمبی تفصیل ہے، جو ان شاء اللہ! آئندہ بیان کروں گا۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ آج مسجد مہدی، جو گولبازار ربوہ میں ہے، اُس پر دہشت گردوں نے حملہ کیا۔ اور ہمارے پانچ چھ لوگ زخمی ہیں، دو بہت زیادہ زخمی ہیں اُن کے پیٹ میں گولیاں لگی ہیں، اُن کا آپریشن وغیرہ بھی ہو رہا تھا۔ اللہ کرے کہ اُن کی حالت بہتر ہو گئی ہو، باقی زخمیوں پر بھی اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ ایک دہشت گرد کو بھی ہمارے سیکیورٹی والوں نے مار دیا ہے اور ایک دَوڑ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن دہشت گردوں اور قانون توڑنے والوں اور جماعت کے مخالفین کو جلد پکڑے۔ پنجاب کی وزیرِ اعلیٰ اور حکومت یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ پنجاب میں سو فیصد جرائم کنٹرول ہو چکے ہیں اور اب کوئی مجرم نہیں رہا، لیکن احمدیوں پر جو آئے دن حملے ہوتے ہیں، قتل، شہید کیے جا رہے ہیں یا زخمی کیے جا رہے ہیں، اُن کے مالوں کو آگیں لگائی جا رہی ہیں، اِس کو شاید یہ جرم سمجھتے نہیں ہیں! اللہ تعالیٰ اِن حکومتوں کو بھی عقل دے اور جلد ہی اللہ تعالیٰ جماعت کے حق میں نشان ظاہر فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔